جمہوری میدان پروگرام

سہ ماہی نیوز لیٹر (جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴)

کوئی جمہوریت خواتین اور نوجوانوں کی شمولیت کے بغیر مکمل نہیں

Association for Behavior & Knowledge Transformation (ABKT)
www.abkt.org

سہ ماہی نیوز لیٹر (جولائی تا ستمبر۲۰۱۴)

کوئی جمہوریت خواتین اور نوجوانوں کی شمولیت کے بغیر مکمل نہیں

ضلع دیر میں جماعت اسلامی کا قیام (تحریر ضلعی قیم میر مخزن الدین صاحب)

ضلع دیر بالا میں جماعت اسلامی کی بنیاد کوئکی بابا صاحب زادہ عنایت الرحمان نے رکھی اُس وقت اُن کے ساتھ دیگر ساتھیوں میں پیر شیر عالم خان، محمد اقبال اور محمد ادریس تھے ۔ جماعت اسلامی کا دفتر شرقی روڈ پر تھا جہاں انعقاد درس قرآن اور دیگر پروگرام ہوا کرتے تھے۔ایوب خان کے دور میں اس پر پابندی لگی اور دفتر کو سیل کر دیا گیا۔

جماعت اسلامی نے تحریک اسلامی کے نام کے ساتھ ریحانکوٹ کے ایک گھر میں خوفیہ سرگرمیاں جاری رکھیں ۔ اُس وقت ڈاکٹر یعقوب ، صاحبزادہ صفی اللہ وغیرہ اجتماعات میں شرکت کیا کرتے تھے۔ جماعت اسلامی نے پابندی کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا اور سپریم کورٹ میں کیس جیت کر جماعت اسلامی دوبارہ بحال ہوئی۔

پہلی مرتبہ جماعت اسلامی نے قومی اسمبلی کا الیکشن صاحب زادہ صفی اللہ نے نوابزادہ محمد شاہ خان خسرو کے مقابلے میں لڑا۔ جسمیں صاحب زادہ صفی اللہ نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ اور اخونزادہ عنایت سید نے صوبائی اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے حاجی امان اللہ خان کے مقابلے میں جماعت اسلامی کیطرف سے الیکشن لڑا جس میں حاجی امان اللہ خان صوبائی اسمبلی کی نشست جیت کر کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد صاحب زادہ فتح اللہ چار مرتبہ ضلع دیر بالا سے کامیاب ہوئے۔ صرف ایک بار تحریک نفاذ شریعت محمدی جس نے الیکشن کے بائیکاٹ کا اعلان کیا تھا۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے نجم الدین خان کامیاب ہوئے تھے۔ 1993ء میں صاحبزادہ طارق اللہ نے حاجی امان اللہ خان کے مقابلے میں صوبائی اسمبلی کی نشست جیت لی۔

ضلع دیر بالا جب 1997ء میں الگ ضلع بنا تو اُس وقت جماعت اسلامی کے اراکین کی تعداد صرف 170 تھی اور 20 لوکل تنظیمیں تھیں۔ اب جماعت اسلامی کے اراکین کی تعداد 500 اور کارکنان کی تعداد ایک لاکھ (100000) ہے۔ اور جماعت اسلامی کے پاس اپنا دفتر جو کہ بلڈنگ پر مشتمل ہے اور دو 2 گاڑیاں ہیں۔ مالی امور کی انجام دہی کیلئے کارکنان اور اراکین سے باقاعدہ چندہ لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مخیر حضرات اپنی استطاعت کے مطابق چندہ دیتے ہیں۔ جس سے ضلعی سطح پر مالی حیثیت مستحکم ہے۔ اجتماعات سٹڈی سرکل اور درس قرآن پروگرامات باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔ سال میں دو 2 مرتبہ یعنی ششماہی اور سالانہ مالی امور کا آڈٹ ہوتا ہے۔

اس وقت ضلع دیر بالا جماعت اسلامی کے امیر صاحبزادہ فصیح اللہ ہیں اور جنرل سیکرٹری / قیم میر مخزن الدین ہیں جبکہ ضلع دیر بالا کو تین زون میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دعوت و تربیت کے نام سے کارکنان اور اراکین کی تربیت کیلئے ادارہ موجود ہے۔ اسی طرح جماعت اسلامی خواتین ضلع دیر بالا کی الگ تنظیمیں موجود ہیں۔ جماعت اسلامی خواتین کی بحیثیت ووٹر اور نمائندہ حق کو تسلیم کرتی ہے۔ لیکن ملاکنڈ ڈویژن میں جرگہ سسٹم کے تحت خواتین کو بحیثیت ووٹر حق نہ دینے کے فیصلہ کی وجہ سے ضلع دیر بالا میں بالخصوص اور ملاکنڈ ڈویژن میں خواتین ووٹ نہ ڈال سکیں۔ سماجی خدمت کیلئے الخدمت فاونڈیشن جسکے پاس ضلعی سطح پر 2 ایمبولینس، تشہیر کیلئے نشر و اشاعت ادارہ موجود ہیں۔

مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے دریائے پنجکوڑہ اور دیگر دریاؤں پر چھوٹے بجلی گھر اور بڑے ہائیڈل پاور پراجیکٹ کی منظوری کی کوشش کی جائیگی۔ شرمائی داروڑہ ہائیڈل پاور پراجیکٹ پر کام کا آغاز کیا جائیگا۔ اور ضلع دیر بالا میں گیس پائپ لائن بچھانے اور گیس کی فراہمی کیلئے اقدامات کئے جائینگے۔ ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے اور دیگر مسائل پر ہر سطح پر آواز اُٹھائے جائیگی۔ ضلع دیر بالا میں انڈسٹریز کے قیام اور سرکاری سطح پر زیادہ سے زیادہ اسامیاں پیدا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ سیاحت کے فروغ معدنیات کی دریافت اور جنگلات کی رائیلٹی 80% کرنے کی کوشش کی جائیگی دیر اور واڑی میں یونیورسٹیاں قائم کی جائیگی۔ پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے بڑے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔ سیاسی اور مذہبی رواداری کی فضاء اور پرامن ماحول پیدا کرنے اور ہر قسم کی تنازعات کو ختم کرنے کیلئے مصالحتی کوششوں کی حوصلہ افزائی اور تعمیری سرگرمیوں کو فروغ دیا جائیگا۔

اس شمارے میں

ضلع دیر میں جماعت اسلامی کا قیام

ملاکنڈ، دیر لوئر اور اپر سے سیاسی ورکرز کے تاثرات

ملاکنڈ، دیر لوئر اور اپر کے YLF ممبرز کا تعارف

لوکل گورنمنٹ الیکشن میں اہم پیش رفت

ملالہ یوسفزئی کو خراج تحسین

آپ کی رائے

نوجوانوں کے حقوق کا المیہ

(تحریر محمد یاسین خان ضلعی نائب صدر قومی وطن پارٹی دیر لوئر)

نوجوان معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ نوجوان قوم کا مستقبل ہے ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کو بہتر اور اعلیٰ تعلیمی مواقع فراہم کریں تا کہ وہ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بہتر کردار ادا کریں ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے کہ جب نوجوان تعلیم سے فارغ ہوں تو ان کیلئے روزگار کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ لیکن پاکستان میں نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کی بجائے تشدد کی طرف لے جانے کی کوشش کی جارہی ہے آج بھی ہمارا نصاب جو کہ ایک صدی پہلے کا بنایا ہوا ہے اور ابھی تک مستعمل سمجھا جاتا ہے جبکہ جدید دنیا کے نوجوان انسانیت کیلئے ایجادات میں مصروف ہیں اور ہمارے نوجوان مواقع نہ ہونے کی وجہ سے انتہا پسندی کی طرف مائل ہوتے جارہے ہیں۔ نوجوانوں کو صحت کے بہتر مواقع فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے لیکن پاکستان کا زیادہ تر بجٹ دفاع پر خرچ ہو رہا ہے۔ آئین کے ذریعے ہر شہری کو حقوق دیے گئے ہیں اور تحفظ کی ذمہ داری بھی ریاست کی بنتی ہے لیکن یہاں ریاست عوام کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہے۔ لوگوں کے بنیادی حقوق غصب ہو رہے ہیں لیکن عدالت اور ریاستی انتظامی ادارے خاموشی سے تماشہ کر رہے ہیں۔

اقلیتوں کا یہ حال ہے کہ صوبہ بلکہ ملک چھوڑ کر کسی اور جگہ پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ کوئی ادارہ اپنی ذمہ داری صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتا ملک میں حکمرانوں کو چاہیے کہ پارلیمنٹ میں نوجوانوں کیلئے بہتر سے بہتر قانون سازی کریں اور فیصلہ سازی میں نوجوانوں کو شمولیت کا موقع دیں تا کہ نوجوانوں کو ایک بہتر ماحول فراہم ہو سکے۔ اور نوجوانوں میں انتہا پسندی کے رجحانات نہ بڑھ سکیں۔ اور معاشرے میں صحت مندانہ سرگرمیاں فروغ پائیں۔

نوجوان سیاسی کارکن اسرار یوسفزئی دیر بالا

گورنمنٹ ڈگری کالج دیر میں پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پلیٹ فارم سے طلباء سیاست میں حصہ لینا شروع کیا اور اپنے بساط بھر طلباء کے حقوق اور پُر امن تعلیمی نظام کے لئے جدو جہد کی۔ ملاکنڈ بورڈ کے قیام کا مسئلہ ہو یا ملاکنڈ یونیورسٹی کے لئے تحریک، دیر کالج، میں طلباء ہاسٹل کی وسعت ہو یا سٹاف کی کمی کا مسئلہ، کالج کی پروٹکشن وال ہو یا واٹر سپلائی، نصابی سرگرمیاں ہوں یا غیر نصابی سرگرمیاں اور خصوصی طور پر بینظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل کے قیام کے لئے اپنے دوسرے برادر طلباء تنظیموں کو ساتھ لیکر جدو جہد کی۔ ڈگری کالج دیر اپنے قیام سے لیکر اب تک انٹر لیول کے سٹاف پر چلائی جارہی ہے جو طلباء کی تعداد اور ڈگری کلاسز کے لئے ناکافی ہے۔ جس کی طرف کوئی بھی سیاسی لیڈر شپ توجہ نہیں دیتی جو دیر کے طلباء کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔

طلباء کے حقوق کی خاطر آواز اُٹھائی جس کے پاداش میں مجھ پر درجن بھر ایف آئی آر کاٹی گئیں اور مہینوں جیل کاٹی، مہینوں مفروری کی زندگی گزاری۔ اسی جدو جہد کی وجہ سے آج طلباء تنظیموں کے درمیاں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، آج اسرار یوسفزئی اکیلا نہیں سینکڑوں اسرار دیر کی سرزمین پر سیاسی جدو جہد میں مصروف ہیں

۲۰۰۲ میں دیر کالج کا پیپلز ایس ایف کا جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوا

۲۰۰۴ میں صدر ڈگری کالج دیر میں پیپلز ایس ایف کا اور متحدہ طلباء محاذ کا صدر چنا گیا

۲۰۰۶ میں ضلعی صدر پیپلز ایس ایف دیر بالا بنا

۲۰۰۹ میں پیپلز ایس ایف ملاکنڈ ڈویژن کا بحیثیت صدر انتخاب ہوا

۲۰۱۳ میں پیپلز ایس ایف پختونخوا کا جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوا۔

سیاست میں بھٹو خاندان کے بعد عالمی سطح پر نیلسن منڈیلا اور باچا خان میرے محبوب لیڈرز ہیں جو محبت اور امن و امان کے پیامبر تھے جو علم و روشنی کے مینار تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی کی نصف عمر اپنی قوم کی خاطر جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے گزاری۔ اپنے لیڈر کی تعریف تو سب کرتے ہیں مزہ تو تب جب اپنے سیاسی حریف کی سیاسی کاوشوں اور کارناموں کو یاد کیا جائے اور انکو خراج تحسین پیش کئے جائیں۔

دیر کے نوجوانوں کو بہت سے سیاسی مسائل کا سامنا ہے۔ اکثریت قائدین یہ نہیں چاہتے کہ باصلاحیت نوجوان آگے آئیں انتظامیہ بھی نوجوان نسل کی حوصلہ افزائی کے بجائے حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ نوجوانوں کو فیصلہ سازی میں مواقع دیا جائے۔ نوجوانوں کو سیاسی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ پارٹی کے اکابرین نوجوانوں کے لئے سیاسی تربیت کا باقاعدہ پروگرام وضع کریں۔ یوتھ پالیسی خیبر پختونخوا کو عام کیا جائے۔

سیاسی اور سماجی ورکر جناب مسلم خان کے جمہوری میدان کے بارے میں تاثرات

ضلع ملاکنڈ میں ABKT جمہوری میدان کی سرگرمیاں عروج پر ہیں جس سے خاطر خواہ نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔

اس حوالے Manefesto Review Dialogue کرنے کے بعد ضلعی قیادت کو اپنی پارٹی کے منشور کے ساتھ ساتھ دوسری پارٹیوں کے منشور سے بھی آگاہی ہوئی۔اس ڈائلاگ کے بعد ہم نے اپنی پارٹی کا اجلاس بلایا اور خواتین و جوانوں کے بارے میں ڈائیلاگ میں جو سنا تھا۔اس پر اپنے ورکرز سے تبادلہ خیال کیا۔ اجلاس میں موجود تمام اراکین اس با مقصد معلومات سے آگاہ ہوئے۔اجلاس کے آخر میں تمام ارکین نے خواتین اور جوانوں کو بحیثیت ووٹر و امیدوار شریک کرنے کے حق میں ایک قراداد منظور کی اور قرارداد کی کاپی ضلعی اور صوبائی نظم کو ارسال کی۔

ABKT نے جمہوری میدان پرگرام کے زیر اہتمام جو Political Workers Training منعقد کی ہے وہ بھی معاشرے کے سیاسی و سماجی کارکنوں کے لئے بے حد ضروری ہے۔اس ٹریننگ کے زریعے کارکنوں کو اپنی اور اپنے قائدین کی ذمہ داری پہچاننے میں خاصی مددگار ثابت ہوئی۔اس ٹریننگ کے بعد ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ ہر قسم کی سیاسی و سماجی سرگرمیاں احسن طریقے سے کر سکتے ہیں۔

آئندہ مقامی الیکشن کے بارے میں مسلم خان نے بتایا کہ ہم نے الیکشن کی تیاریاں شروع کی ہیں اور آئندہ الیکشن میں خواتین اور جوانوں کے لئے جو کوٹہ مختص ہے اس کے علاوہ جنرل سیٹوں پر بھی خواتین کو موقع دینے کی تیاری کر رہے ہیں۔

آخر میں مسلم خان نے ABKT ٹیم کا شکریہ ادا کیا اور جمہوری میدان کے بارے میں بتایا کہ یہ وہ واحد پروگرام ہے جو علاقے کے مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل کے ساتھ ساتھ سیاسی و سماجی کارکنوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے، اور امید ہے کہ جمہوری میدان پروگرام علاقے کے سیاسی اور سماجی حلقوں میں مثبت تبدیلی کا باعث بنے گا۔

سیاسی کارکن جناب ملک ریاض سے جمہوری میدان کے حوالے سے انٹرویو

ملاکنڈ ایجنسی بٹ خیلہ کے ملک محمد ریاض ایک سرکردہ سیاسی وسماجی کارکن ہیں۔ملک ریاض ABKT کے جمہوری میدان پروگرام کی مختلف سرگرمیوں میں باقائدگی سے شرکت کرتے ہیں۔ جس میں کنسلٹیٹیوں ڈائلاگ، منیفسٹو ریویو اور پولیٹیکل ورکرز ٹرینگ جیسی سرگرمیاں شامل ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ سیاست میں نوجوانوں اور خواتین کی شمولیت کے حوالے سے ABKT نے جس طرح سے واضح موقف رکھا ہے اور عوام کی رائے اس حوالے سے سامنے لانے میں کامیاب ہوئے ہیں اس سے پہلے کبھی بھی کسی سیاسی جماعت نے اس قدر واضح موقف نہیں رکھا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے منشور اور نوجوانوں اور خواتین کی سیاست میں شمولیت کی اہمیت کے حوالے سے ہمیں کافی معلومات حاصل ہوئی ہیں اور اس حوالے سے ہم نے تحصیل اور ضلعی سطح کے پارٹی اجلاسوں میں قرارداد پیش کیے ہیں۔

ملک ریاض نے مزید کہا کہ ABKT کے جمہوری پرگرام کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے بعد ہمیں ایک نئی جرأت اور حواصلہ ملا۔اور جو لوگ سیاست سے بدزن ہو گئے تھے ان میں ایک نیا جذبہ اور ولولہ پیدا ہوا۔انہوں نے مزید کہا کہ اس بار بلدیاتی انتخابات میں ہم تمام پارٹیوں پر دباو ڈالنے کی کوشش کریں گے کہ نوجوانوں اور خواتین کو بحیثیت ووٹر و امیدوار سیاست میں حصہ دیں۔ملک ریاض نے کہا کہ ABKT جمہوری میدان کی سرگرمیوں میں شرکت کی وجہ سے ہماری سیاسی خواندگی میں کافی حد تک پختگی اور اضافہ ہوا۔

آخر میں ملک صاحب نے کہا کہ ساری ملاکنڈ ڈویژن کے لوگوں کی سیاسی خواندگی اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ضروری ہے کہ ABKT اپنی سرگرمیاں ملاکنڈ ڈویژن کے باقی اضلاع تک وسیع کریں۔

آخر میں ملک صاحب نے ABKT ٹیم کا شکریہ ادا کیا اور جمہوری میدان کی سرگرمیوں میں شرکت اور تعاون کی یقین دہانی کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے اور ہمیں اس میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔

ملاکنڈ سے جناب اسلم سالک کا خصوصی انٹرویو

اس سہ ماہی خصوصی انٹرویو میں ہم آپکی ملاقات ملاکنڈ کے جناب اسلم سالک سے کروارہے ہیں، سالک ایک نامور ترقی پسند گلوکار ہیں۔ان کے اب تک مارکیٹ میں تین البم آچکے ہیں۔ان میں تـمبـل تـود شـو، رنگ راوڑ، اور د ارمـانـونـو شـور، سالک نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں موسیقی کے طرف اس وقت آیا جب ہمارا وطن دہشت گردی اور بدامنی کی لپیٹ میں تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب ہر باشعور آدمی کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ میں نے بھی انہی حالات میں ایک نظم لکھی (امن راولے خدایا امن راولے)اور یہ نظم میں نے دوستوں کی فرمائش اور حوصلہ افزائی کی وجہ سے Record کرائی اور یہاں سے میرے فنی سفر کا آغاز ہوا جو ابھی تک جاری ہے۔ دوسرے سوال کے جواب میں سالک نے کہا کہ سیاست میں ایک شاعر اور گلوکار وہی کردار ادا کرسکتا ہے جو وہاں کے بڑے بڑے لیڈر ادا کرتے ہیں۔ایک سیاسی لیڈر سٹیج پر اپنی تقریروں میں جذبات کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح ایک فن کار اپنے گیتوں میں اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔

کسی بھی زبان کا ادب دراصل اس زبان میں لکھی تاریخ کے مترادف ہوتا ہے بلکہ اگر کہا جائے کہ ادبی تحریریں تاریخ کی کتابوں سے زیادہ مستند حالات کسی دور کے حوالے سے پیش کرتے ہیں تو بے جانہ ہوگا کیونکہ ادبی تحریر کا ہیجان خالصتاً انسانی احساسات، جذبات اور معاشرتی ناہمواریوں کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ سیاست میں ادب کے کردار کی کئی بڑی مثالیں ہمارے اپنے خطے سے لی جاسکتی ہیں جن میں علامہ اقبال، فیض احمد فیض، حبیب جالب اور ہمارے پشتو ادب کا بہت بڑا نام غنی خان بابا جیسے شعراء نے نہ صرف عوام کی نبض کو بخوبی جانا بلکہ سیاسی آگہی کی ایک پوری مہم چلائی۔ادیب معاشرے کا حصہ ہیں اور انکی بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی کسی بھی اور فرد کی کہ وہ اپنے معاشرے کی فلاح میں اپنا پورا کردار ادا کریں۔

ملاکنڈ سے مقامی حکومتی امیدوار محترمہ خائست سجاد کا انٹرویو

میرا نام خائست سجاد علی شاہ ہے۔ میں ضلع ملاکنڈ یونین کونسل ڈھیری کی رہنے والی ہوں۔ میں نے میٹرک تک تعلیم ڈھیری کے سرکاری سکول سے حاصل کی ہے۔اس کے بعد ایف اے اور بی اے تک تعلیم پرائیوٹ حاصل کی۔میں نے2001 کے انتخابات میں پی پی پی شیرپاؤ کی طرف سے الیکشن میں حصہ لیا اور الیکشن جیت کر ضلعی اسمبلی کی ممبر بنی میں نے اپنے علاقے کی فلاح و بہبود کے لئے بہت سارے کام کیے جس میں جوگرام کے ہسپتال میں مستقل ڈاکٹر کی تعیناتی کی، اپنے گاؤں کے گلی کوچے پختہ کروائے، اور برساتی نالے پر پل بنوایا، بٹ بند میں پینے کے پانی کی ٹینکی بنوائی۔ اس کے ساتھ ساتھ علاقے کے بیواؤں کے لئے بیت المال کارڈ بنوائے۔

اس وقت سیاست کے حوالے سے میری معلومات ناکافی تھی۔اس کے ساتھ ساتھ میں معاشرے کے مذہبی اور روایتی طور پر معاشرے اور خاص کر مردوں کے سخت رویے کا نشانہ بنی۔اور طرح طرح سے میری حوصلہ شکنی کی کوشش کی گئی۔ایک عورت ہونے کے ناطے میں ان سخت رویوں کا مقابلہ نہ کرسکی اور سیاست سے بدزن ہوگئی۔اس طرح میں نے آئندہ سیاست میں حصہ لینے کا ارادہ ترک کیا۔

پھر میں نےABKT جمہوری میدان کی سرگرمیوں میں حصہ لیا اورABKT کے سپورٹن اوور سائٹ فورم کی ممبر بنی۔اس سے مجھے سیاست کے حوالے سے کافی حد تک مفید معلومات اور آگاہی ملی۔اور مجھ میں ایک نیا حوصلہ اور ہمت آگئی۔اس بار میں نے مصمم ارادہ کیا ہے کہ میں آنے والے بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لوں گی اور اقتدار میں آکر اپنے علاقے کے خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات پیش کروں گی۔

ماجد حسین ایک ابھرتے سیاسی ورکر

ماجد حسین کا تعلق چکدرہ سے ہے۔ جوکہ ایک نوجوان کی حیثیت سے کئی سماجی سرگرمیوں میں حصہ لیتے تھے لیکن عملی سیاست انہوں نے ینگ لیڈر فورم میں شمولیت کے بعد شروع کی جو روشن مستقبل کیلئے نوجوان طبقے کی ذمہ داری بنتی ہے۔ ماجد حسین بحیثیت سیاسی ورکرABKT کے جمہوری میدان پروگرام میں منعقد کردہ سیاسی ورکروں کی استعدادکاری کے حوالے سے ٹریننگ میں شامل ہوئے جوان کی سیاسی شعور بیداری کا سبب بنا۔ ان کا کہنا ہے کہ ٹریننگ سے پہلے انہیں ریاست کی ذمہ داریوں کا کچھ علم نہیں تھا کہ ریاست کی کیا کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں جوکہ انسانی حقوق کیلئے بہت اہمیت کے حامل ہوتی ہیں ٹریننگ سے پہلے انہیں سیاسی ڈھانچے کا بھی علم نہیں تھا جوکہ نوجوانوں کیلئے اور خصوصی طور پر تعلیم یافتہ طبقے کیلئے بہت ضروری ہے۔

ماجد حسین جوکہ ایک تعلیم یافتہ نوجوان ہیں لیکن انہیں معاشرے میں سیاسی کردار میں اپنی حیثیت کا علم نہیں تھا۔ انہوں نے ABKT کے جمہوری میدان پروگرام میں شمولیت کی اور بقول ماجد حسین کہ تربیتی پروگرام میں شرکت سے پہلے انہیں سیاسی پارٹیوں کے اندرونی ڈھانچے کا علم نہیں تھا جو آج کل خصوصاً نوجوانوں کیلئے بہت ضروری ہے۔ ماجد حسین کو سیاسی ورکرز ٹریننگ سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ خاص طور پر لیڈرشپ، نئے لوکل گورنمنٹ سسٹم، الیکشن مہم، پارٹی کی ساخت وغیرہ کے حوالے سے بہت معلومات حاصل کیں۔ ٹریننگ کی وجہ سے ان کی عملی زندگی میں بھی بہت تبدیلیاں رونما ہوئی مثال کے طور پر اپنے کیریئر کا انتخاب اور آگے بڑھنے کیلئے عملی زندگی میں اہداف کا تعین، پھر ان اہداف کے حصول کیلئے اچھی حکمت عملی کرنا۔ اگرچہ ماجد حسین اس ٹریننگ سے پہلے سیاسی طور پر سرگرم نہیں تھے تاہم اب وہ اپنے علاقے میں ایک سیاسی ورکر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔

نوجوان سیاسی کارکن عالمزیب ایڈوکیٹ

عالمزیب ایڈوکیٹ کا تعلق تیمرگرہ ضلع دیر پائین سے ہے۔ جوکہ ایک نوجوان سیاسی ورکر ہیں ان کے خاندان کی وابستگی بھی 1967 سے پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔ عالمزیب جوکہ زمانہ طالب علمی سے سیاسی میدان میں سرگرم ورکر ہیں نے دوسال کیلئے PSF تیمرگرہ کالج کے صدر کی خدمات سرانجام دی ہیں اور اس کے ساتھ ضلع کی سطح پر بھی صدر رہے۔ سیاسی میدان کے سرگرم رکن کی حیثیت سے انہوں نے 2 سال کیلئے PSF ملاکنڈ ڈویژن کی صدارت کے عہدے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ اسی جدوجہد کی وجہ سے پارٹی نے انہیں PSF خیبر بختونخواہ کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا۔

عالمزیب ایڈوکیٹ نے PSF کو صوبے کی سطح پر منظم کیا جس کی وجہ سے انہیں بار بار جیل بھی جانا پڑا جسکی بدولت وہ آج بھی مختلف عدالتوں کا سامنا کررہے ہیں۔ عالمزیب نے ان سرگرمیوں کیساتھ ساتھ ABKT کے زیرِ نگرانی جمہوری میدان پروگرام میں ینگ لیڈر فورم کے ممبر ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا جوکہ نوجوانوں کیلئے سیاسی میدان میں ایک پلیٹ فارم کی حیثیت سے کام کرتا ہے اور نوجوانوں میں سیاسی بیداری کے ساتھ سیاسی لیڈرشپ اجاگر کرنے کیلئے کوشاں ہے اس پروگرام کی بدولت عالمزیب ایڈوکیٹ جوکہ فورم کے ممبر ہیں نے ABKT کی زیرِنگرانی جمہوری میدان پروگرام کی مختلف ٹریننگ میں شرکت کی۔ وہ اپنی سیاسی پارٹی کے ایک ذمہ دار ورکر بھی ہیں۔ اس پروگرام سے پہلے جوکہ ضلع کی سطح پر ہر نوجوان کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے اور خصوصاً نوجوانوں کو ایک موقع دیتا ہے کہ اپنے سیاسی کردار کو فعال بنائیں۔

ضلع دیر کی سیاسی صورت حال تیزی سے بدل رہی ہیں اور ان حالات کو مثبت سمت میں آگے بڑھانے میں عالمزیب جیسے پرعزم نوجوان انتہائی کلیدی کردار ادا کررہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ سیاسی طور پر ملاکنڈ ڈویژن میں بہت جلد سیاسی حقوق کی برابری کے حصول کا سفر مثبت نتائج فراہم کرے گا۔

سہ ماہی نیوز لیٹر (جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴)

کوئی جمہوریت خواتین اور نوجوانوں کی شمولیت کے بغیر مکمل نہیں

YLF ممبر جناب امجد حسین کا تعارف

امجد حسین کا تعلق گاؤں ناسافہ تالاش ضلع دیر پائین سے ہے جو کہ ایک سماجی ورکر کی حیثیت سے کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اس سے پہلے وہ ایک سماجی تنظیم ٹیلنٹڈ یوتھ فورم کے کوارڈی نیٹر تھے۔ خدمت کا جذبہ رکھنے کے باوجود امجد حسین سیاست سے نہ صرف خود دور رہتے بلکہ بقول انکے وہ اپنے دوستوں کو بھی دور رہنے کا مشورہ دیتے تھے۔ امجد حسین ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی حیثیت سے زیادہ تر نوجوانوں کیلئے کام کرتے آرہے ہیں۔ انہوں نے ABKT کے جمہوری میدان پروگرام میں ینگ لیڈر فورم کے ممبر بننے کا اعزاز حاصل کیا جو کہ نوجوان قیادت کو اجاگر کرنے کیلئے کوشاں تنظیم ہے۔

ینگ لیڈر فورم میں شمولیت کے بعد ABKT کی جانب سے ٹریننگ حاصل کی جسمیں لیڈرشپ منیجمنٹ سکل، سیاسی حلقہ بندی اور دیگر اہم موضوعات پر ٹریننگ شامل ہے جس کی وجہ سے آج کل Young Leader Forum (YLF) کے باصلاحیت ممبران میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

ان ٹریننگ کی بدولت انہیں عملی طور پر سیاسی میدان میں کام کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے جو کہ ایک نوجوان کیلئے سیاسی میدان میں بہت ضروری ہے۔ امجد حسین جو کہ YLF ممبر ہونے سے پہلے ایک سماجی ورکر تھے اب وہ ایک سیاسی ورکر کے طور پر بھی کام کر رہے ہیں۔ امجد حسین جو کہ ینگ لیڈر فورم کی ہر سرگرمی میں حصہ لے رہے ہیں اور ایک اچھے سیاسی ورکر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں پچھلے مشترکہ کوارڈی نیشن میٹنگ (COF and YLF) میں انہیں ینگ لیڈر فورم کے پلیٹ فارم سے YLF کے کنوینیر بھی منتخب ہوئے۔ جو کہ ینگ لیڈر فورم کے ممبر ہونے کے ناطے ایک قابل فخر کامیابی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کو YLF کے پلیٹ فارم سے Training of Trainer (TOT) کے لئے بھی منتخب کیا گیا اور انہوں نے بحیثیت سہل کار کئی ٹریننگ میں شمولیت بھی کی۔ ینگ لیڈر فورم ملاکنڈ ڈویژن میں اپنی نوعیت کا پہلا فورم ہے جو کہ نوجوانوں کی سیاسی تربیت کے ساتھ ساتھ انکی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اور کارکردگی کو موثر بنانے کیلئے کوارڈی نیشن میٹنگز کر کے بہتری کی طرف بڑھنے کا موقع فراہم کر رہی ہے۔

مقامی/بلدیاتی انتخابات کے انعقاد میں اہم پیش رفت

Daily MASHRIQ Peshawar مشرق

بلدیاتی انتخابات کیلئے حلقہ بندیوں کا اختیار الیکشن کمیشن کے حوالے

خیبر پختونخوا حکومت نے آرڈیننس جاری کر دیا، صوبہ میں بلدیاتی الیکشن بائیو میٹرک سسٹم کے تحت ہوگا
حلقہ بندیوں کے حوالے سے ضروری قانون سازی کا عمل مکمل کر لیا گیا

صوبے میں بائیو میٹرک سسٹم کے تحت بلدیاتی انتخابات کرانے کیلئے آرڈیننس 10 اکتوبر سے نافذ العمل ہو چکا ہے، ایڈووکیٹ جنرل عبداللطیف یوسفزئی کی میڈیا سے بات چیت

مقامی/بلدیاتی انتخابات علاقائی اور ملکی ترقی میں انتہائی اہم کردار کی حامل ہیں۔ مقامی سطح پر حکومتوں کا قیام نہ صرف اختیارات کی منتقلی کا ذریعہ بنتے ہیں جس سے وسائل کا بڑی حد تک منصفانہ استعمال یقینی بنایا جا سکتا ہے بلکہ اس سے عوامی مسائل انکی دہلیز پر حل ہونے کا امکان تسلی بخش حد تک بڑھ جاتا ہے۔ تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مقامی حکومتیں نسبتاً زیادہ فعال ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ شفاف ہوتی ہیں۔ دنیا کے ترقیافتہ ممالک میں یہ رجحان تیزی سے بڑھا ہے کہ عوام کو علاقائی سطح پر اپنے وسائل کا از خود مختار بنایا جائے تا کہ نااہل اور غیر شفاف لوگوں کا احتساب عوام خود کر سکیں۔ یہ ماڈل اگرچہ پاکستان میں فی الحال اپنی پوری شکل و ہیئت کے ساتھ وجود میں نہیں آیا تاہم کئی ممالک میں مقامی حکومتوں کا قیام اس ضمن میں اہم پیش رفت کا باعث بنا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے وطن میں بھی یہ نظام بہت جلد اپنی اصل صورت میں ظہور پذیر ہوگا۔ ہم خیبر پختونخواہ حکومت کے اس اقدام پر نہ صرف شکر گزار ہیں بلکہ انہیں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ انتخابات میں نوجوانان بھرپور حصہ لینگے اور خواتین کو بحیثیت ووٹر اور امیدوار اپنا بنیادی حق رائے دہی استعمال کرنے کی آزادی میسر ہوگی۔

ضلع دیر بالا سے محترمہ نازش کا خصوصی انٹرویو

س: زندگی میں کبھی ووٹ کی پرچی دیکھی ہے اور ووٹ کبھی استعمال کیا ہے؟

ج: جی ہاں! ٹی وی پر شکل دیکھی ہے لیکن شناختی کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک ووٹ استعمال نہیں کیا۔

س: اگر آپکو ووٹ اور الیکشن لڑنے کا حق دیا جائے تو بلدیاتی الیکشن میں بذات خود حصہ لینگی؟

ج: انشاءاللہ خود بھی حصہ لونگی ووٹ بھی پول کرونگی اور دوسری خواتین کو بھی ووٹ پول کرنے کیلئے کونسل کرونگی اگر پارٹی نے ٹکٹ دیا تو الیکشن لڑ کر دوسری خواتین کیلئے مثال بنوں گی۔

س: کیا دیر بالا کی خواتین اپنے خاندان کی اجازت اور تعاون سے ووٹ ڈالنا اور الیکشن لڑنا پسند کرینگی؟

ج: جی ہاں! کیوں نہیں جب مذہبی جماعتوں کے لوگ خواتین الیکشن لڑنے کیلئے اتار سکتی ہیں تو ہم کیوں الیکشن نہیں لڑسکتیں۔ ہمارا مذہب اسلام بھی باپردہ ہوکر زنانہ عملہ کی موجودگی میں الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت دیتا ہے۔

س: آپکے خیال میں دیر بالا کی خواتین ووٹ دینے اور الیکشن میں حصہ لینے کا حق کیسے حاصل کرسکتی ہیں؟

ج: میری رائے کے مطابق دیر بالا کی خواتین اپنے خاندان والوں سے اجازت مانگ کر پہل کریں ہمت اور استقامت سے کام لیں تو دوسری خواتین بھی ہمارا ساتھ دینگی اور ووٹ جیسے بنیادی، قانونی اور جمہوری حق حاصل کرسکتی ہیں۔

س: جمہوری اور سیاسی نظام کی مظبوطی اور بقا کیلئے سیاسی نظام میں خواتین اور نوجوانوں کی شرکت انتہائی ضروری ہے آپکا کیا خیال ہے؟

ج: ج ہاں! جمہوری نظام کی بقا کیلئے خواتین اور نوجوانوں کی شرکت انتہائی ضروری ہے کیونکہ جموریت تمام لوگوں کی شراکت چاہتی ہے اور ایک اندازے کے مطابق پاکستان کی ابادی کا ۵۰ فی صد خواتین اور ۷۰ فی صد یوتھ پر مشتمل ہے اتنی بڑی شراکت کو محروم کرکے آپ کیسے جمہوری نظام کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ پاکستان میں

جمہوری نظام کی ناکامی کی بڑی وجہ اسمیں خواتین اور یوتھ کی برائے نام شراکت ہے۔

س: اگر آپ بالدیاتی کونسلر منتخب ہوجایں تو آپ خواتین کیلئے سب سے پہلا کام کونسا کرینگی؟

ج: میں سب سے پہلے خواتین کیلئے تعلیم کا حق حاصل کرونگی اپنے حلقے کی خواتین کیلئے سیاسی تربیتوں کا اہتمام کرونگی اور انکے لیے سٹڈی سرکلز کا اہتمام کرونگی تاکہ وہ اپنے حقوق جان سکیں۔

س: دیر بالا کی سادہ لوح خواتین کس طرح سیاسی شعور حاصل کرسکتی ہیں؟

ج: میرے خیال میں انہیں اپنے خاندان کی اجازت اور تعاون درکار ہے اور سیاسی جماعتوں کی ولینگ بھی ضروری ہے کیونکہ دیر بالا میں اکثر جو خواتین کی عدم شرکت کے زیادہ تر فیصلے سیاسی قیادت نے کے ہیں۔ پارٹیاں اس سلسلے میں ان کی لیے تربیتوں کا اہتمام کریں مذید یہ کہ یہاں کے کلچر کہ مدنظر رکھ کر خواتین کیلئے علیحدہ پولنگ سٹیشن کا بندوبست کیا جائے تو وہ دن دور نہیں جب یہاں کی خواتین سیاسی عمل میں ملک کے دوسرے حصوں کے شانہ بشانہ ہونگی۔

س: ABKT خواتین کے سیاسی بیداری اور سیاسی حقوق کیلئے سرگرم عمل ہے اس جہدوجہد میں آپ ہمارا ساتھ دینگی؟

ج: جی ہاں! یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ دیر بالا جیسے پسماندہ ضلعے میں ABKT خواتین کے حقوق کے لیے کام کررہا ہے یہ قابل ستائش ہے میں اس کی بھرپور حمایت کرتی ہوں اور مجھے کوئی ذمہ داری دی جائیگی میں رضاکارانہ طور پر انجام دونگی۔

س: دیر بالا کی خواتین کے لیے آپ کوئی پیغام دینا چاہتی ہیں؟

ج: دیر بالا کی خواتین سے میری گزارش ہے کہ تعلیم پر خصوصی توجہ دیں اور اپنے حقوق کے لیے مل جل کر کام کریں۔ اور سیاسی عمل میں بحثیت ووٹر اور امیدوار اپنی شرکت یقینی بنائیں۔

سینئر سیاسی ورکر جناب محمد رشید ایڈووکیٹ سے لیا گیا ایک یادگار انٹرویو

آٹھویں جماعت سے سیاسی کیریئر کا آغاز کیا اور اس وقت غریب لوگوں پر بیگار ہوتا تھا ۔ برف لاتے تھے اور دوسرے قسم کے کام کرائے جاتے تھے ۔ میرے ذہن میں یہ سوال اٹھتا تھا کہ کیوں ان لوگوں کا استعمال ہوتا ہے حالانکہ سب انسان ایک جیسے ہیں ۔ ہماری کلاس میں ایک جاگیردار کا بیٹا تھا میں اکثر ان سے کہتا تھا کہ میں وکیل بن کے تمھارے خلاف کیس لڑونگا ۔ اس وقت دو جماعتیں تھیں ایک مسلم لیگ اور دوسری جماعت اسلامی یہ دونوں لوگوں کا استعمال کرتے تھے ۔ اور ایک تیسری قوت کی ضرورت تھی کہ لوگوں کے مسائل حل کرے ۔

بھٹو اس وقت ایوب خان کے دور میں گرفتار ہوا اس زمانے میں دیر میں اخبار نہیں آیا کرتا تھا ہم نے BBC خبر نامہ سنا اس وقت احتجاج شروع ہوا میں GHS دیر براول اور گندیگار کا پریذیڈنٹ تھا اور میں نے نعرہ لگایا ۔ بھٹو کو رہا کرو ، اسکے بعد ساتھیوں نے میٹنگ کی کہ تم حیات محمد خان شیر پاؤ کے پاس چلے جاؤ جو کہ PPP کے صوبائی صدر تھے تا کہ دیر میں پارٹی بنا سکیں ۔ میں GTS میں بیٹھا وہ GTS کامرانی کے مقام پر خراب ہوئی ۔ شام کو بس ٹھیک ہوئی اور شام کو ہم چکدرہ پہنچ گئے ۔ سوات سے بس آئی اور میں اس میں سوار ہو گیا رات کو مردان پہنچا اور صبح چارسدہ پہنچا ۔ اور چارسدہ سے شیر پاؤ تک چار آنے ٹکٹ تھا ۔ جب میں وہاں پہنچا تو حیات محمد خان شیر پاؤ موجود نہیں تھے ۔ جبکہ آفتاب احمد خان شیر پاؤ جو اس وقت نوشہرہ کینٹ کے لفٹیننٹ تھے موجود تھے ۔ آفتاب شیر پاؤ خود ڈرائیونگ کرتے تھے ۔ اور کاروار بھی ہمارے ساتھ تھا ۔ آفتاب شیر پاؤ نے کہا کہ لالا آ گئے ۔ آفتاب شیر پاؤ نے ان سے کہا کہ یہ دیر سے آیا ہے حیات شیر پاؤ نے مجھے گاڑی میں بیٹھایا جب میں نے ان سے دیر میں پارٹی کو آرگنائز کرنے کی بات کی تو مجھے کہا کہ خان زمان کے ہاں چلتے ہیں ۔ یہ وہی خان زمان ہے جو PPP چارسدہ کا صدر تھا اور اُسکی اپنی منڈی تھی ۔ ان کے قتل کے بعد ان کا بھائی فرمان PPP کا صدر بنا ۔ خان زمان سے اسکے کچھ ساتھی ناراض ہو گئے تھے ۔ ہم وہاں گئے ان کی صلح کرائی ۔ واپسی میں ایک سائیکل سوار ہمارے آگے جا رہا تھا ۔ ڈرائیور نے ہارن بجانا شروع کیا تو حیات شیر پاؤ نے ان سے کہا کہ گاڑی آہستہ چلاؤ ہم غریبوں کی بات کرتے ہیں لہذا غریبوں کا خیال بھی رکھنا چاہیے ۔

صبح حیات شیر پاؤ نے پارٹی تنظیم بنانے کا طریقہ کار بتایا اور وہ خطوط دکھائے جو انہوں نے زمانہ طالب علمی میں قائداعظم کو لکھے تھے ۔ مزید کہا کہ تاج ملوک ہاتھیان اور دیگر لوگوں کو دیر بھیج دیں گے ۔ انہوں نے کہا کہ زین العابدین اور دیگر نے اپنے نام لکھوائے ہیں ۔ لیکن ابھی تک نہیں آئے بعد میں انہوں نے کہا کہ پارٹی صدارت کے لئے کوئی نام بتادو جب میں نے انہیں نام بتادیا تو انہوں نے کہا کہ وہ نواب کا کاروار ہے میں نے کہا ہاں تو انہوں نے کہا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے ۔

سیاسی لیول تنظیموں کے بارے میں بھٹو صاحب نے ہمیں معلومات دیں انہوں نے کہا کہ تنظیم بہت ضروری ہے کہ ایک رات کو بارہ بجے ہمارے ایک کلاس فیلو علی حیدر جو کہ شیخ بمبار کے نام پر مشہور تھا بارہ بجے ہمارے کمرے میں آیا انہوں نے کہا کہ سب ساتھیوں کو کمرہ نمبر 2 میں جمع کرو ہم نے قہوہ بنایا تو انہوں نے کہا کہ صوبائی لینڈ کمیشن نے تو سارے فیصلے ہمارے خلاف دیے ہیں تو میں نے کہا کہ دیر والوں کا بھی تو یہی حال ہے ۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ ایک پمفلٹ بنائیں گے اس کو ہم نے بنایا اور صبح ٹائپ کیا اور 20 بندے اسلام آباد کیلئے بس کے ذریعے نکل گئے ۔ وہاں جب ہم پہنچے تو اسمبلی کا اجلاس جاری تھا ۔ روزانہ دو تین بندوں کو ویگنوں میں بٹھا کر کتبے ہاتھ میں دیے تھے اور مظاہرہ کرتے تھے ۔

مختصر یہ کہ پارٹی کمیڈیڈ ورکر کی وجہ سے چلتی ہے ۔ لیڈرشپ اور تنظیموں پر چلتی ہے ۔ اس وقت پارٹی میں جو لیڈر ہیں ۔ انہیں کسی کا خیال نہیں اگر ہے تو اپنا خیال ہے ۔ انہیں بھٹو صاحب کو فالو کرنا چاہئے ۔ ضیاء الحق نے بھٹوں کے خلاف بہت سے کرپشن کے ثبوت ڈھونڈے لیکن ناکام رہے ۔ ایک دفعہ چیف سیکرٹری سندھ سے انہیں ایک فائل ملی جس میں 45000 روپے کا ثبوت ملا جو کہ سرکاری خزانے سے بھٹو کے ذاتی گھر پر خرچ ہوئے تھے ۔ ضیاء بہت خوش ہوئے لیکن انہیں اس وقت مایوسی ہوئی جب ایک اور فائل اسکو ملی جس میں وہ پیسے لگانے والے آفیسر کو معطل کیا گیا تھا اور 45000 ہزار روپے اسکے ذاتی اکاونٹ سے جمع کرائے گئے تھے ۔ بھٹو نے مجھے نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ اپنی محنت پر یقین رکھوں ۔ پارٹی کے اندر احتساب سیل ہونا چاہئے تا کہ معلوم ہو کہ آمدنی کتنی ہے اور خرچ کتنا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ جب سب ڈرتے تھے اور صرف میں الیکشن لڑتا تھا اب میں سائیڈ لائن میں ہوں ۔

خراج تحسین

ABKT اور جمہوری میدان پروگرام قوم کی بیٹی ملالہ یوسفزئی کو نوبل امن ایوارڈ جیتنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اظہارِ افسوس

ABKT اور جمہوری میدان پروگرام اپنے ساتھی اور YLF کے سرکردہ ممبر ساجد عالم کی حادثاتی موت پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتی ہے اور انکی مغفرت کے لئے دعا گو ہیں۔

آپکی رائے

نیوز لیٹر کا مجموعی معیار ا۔غیر اطمینان بخش ۲۔اوسط ۳۔اچھا ۴۔بہت اچھا

معلوماتی مواد ا۔غیر اطمینان بخش ۲۔اوسط ۳۔اچھا ۴۔بہت اچھا

زیادہ دلچسپ حصہ ---------------------------------------

آپکی رائے میں نیوز لیٹر میں کیا اضافہ کرنا اسکو مزید بہتر اور مفید بنا سکتا ہے؟-------------------

----